پندرہویں شعبان سے متعلق احادیث – ایک جائزہ

﴿ دراسة الأحاديث المتعلقة بليلة النصف من شعبان ﴾

[أردو – الأردية – Urdu]

ڈاکٹرعبد اللطیف کندی مدنی

مراجعہ

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

١٤٣٠ - ٢٠٠٩

islamhouse.com

﴿ دراسة الأحاديث المتعلقة بليلة النصف من شعبان ﴾

« باللغة الأردية »

د/عبداللطيف الكندي المدني

مراجعة:

شفيق الرحمن ضياء الله المدني

١٤٣٠ - ٢٠٠٩

islamhouse.com

بسم الله الرحمن الرحيم

پندرہویں شعبان سے متعلق احادیث- ایک جا ئزہ

ڈاکٹر عبداللطیف الکندی--------------- استاذ الکلیۃ السلفیۃ مومن آباد سرینگر

جب ماہ شعبان آتا ہے توامت اسلامیہ ماہ مبارک"شہررمضان" کے استقبال کی تیاریوں میں لگ جاتی ہے –اس لئے کہ یہ مبارک مہینہ اپنے اندربے شمارخوبیاں،محاسن اوراجروثواب رکھتا ہے- یہ نزول قرآن کریم کا مہینہ ہے - اورمسلمان ماہ مبارک کی راتوں کوسربسجود رہنے اورنہاررمضان میں روزہ رکھنے کی مشق ماہ شعبان ہی سے کرنے لگتے ہیں- اوریہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ بھی ہے کہ شعبان سے ہی روزوں کی انجام دہی کثرت سے فرماتے تھے - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ : (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول:لا يفطرويفطرحتى نقول:لايصوم،ومارأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم استكمل صيام شهرإلا رمضان وما رأيته أكثرصياما منه في شعبان) (رواه البخاري في صحيحه مع الفتح: ٢٥١/٤): كتاب الصيام ،باب صوم شعبان برقم ١٩٦٩،ومسلم في صحيحه :٨١١/٢ برقم ١١٥٦(١٧٥) ٣٧/٨كتاب الصيام)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل روزہ رکھنے لگتے توہم (آپس میں) کہتے کہ اب آپ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں، اورجب روزہ چھوڑدیتے توہم کہتے اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں،میں نے رمضان کوچھوڑکررسول صلی اللہ علیہ وسلم کوکبھی پورے مہینے کا نفلی روزہ رکھتے نہیں دیکھا اورجتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ کونہیں دیکھا-(ترجمہ داود راز٢١٨/٣)-

نیزعائشہ رضی اللہ عنہا ہی کا بیان ہے کہ: (لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرا أكثرمن شعبان ،وكان يصوم شعبان كله.(أخرجه البخاري في صحيحه :كتاب الصوم ،باب صوم شعبان(مع الفتح:٢٥١/٤ برقم ١٩٧٠)،ومسلم في صحيحه :١١٨/٢) (٣٨/٨) كتاب الصيام حدیث نمبر٧٨٢ **جبکہ مسلم میں شعبان کلہ کے بعد "كان يصوم شعبان إلاقليلا" کی زیادتی ہے)-**

"رسول صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ اورکسی مہینہ میں روزہ نہیں رکھتے تھے،شعبان کے پورے دنوں میں آپ روزہ رکھتے،مسلم کی روایت

میں "كان يصوم شعبان إلا قليلا" کی زیادتی سے پتہ چلتا ہے- کہ پورےشعبان کے روزے مقصود نہیں بلکہ شعبان کے اکثرروزے رکھتے تھے-

جب کہ ابن حجررحمہ اللہ نے بھی فتح الباری(٢٥٢/٤) میں پورے شعبان سے مراد اکثرشعبان لیا ہے-ان احادیث سےشعبان میں روزہ رکھنے کی تاکید اوررسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ثابت ہوتی ہے-

جیسا کہ عبد اللہ بن أبی قیس کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان منقول ہے: (كان أحب الشهور إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يصومه شعبان ثم يصله برمضان)- (أخرجه أحمد في مسنده ١٨٨/٦،وأبوداؤد في سننه: كتاب الصوم ،باب في صوم شعبان ٨١٢/٢ برقم ٢٤٣١،والنسائي في سننه:كتا ب الصيام ،باب صوم النبي صلى الله عليه وسلم ١٦٩/٤،وابن خزيمه في صحيحه: جماع أبواب صوم التطوع ٢٨٢/٣ برقم ٢٠٧٧،والحاكم في المستدرك:كتاب الصوم ٤٣٤/١،وقال: هذاحديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي في تلخيصه)-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوجس ماہ میں روزہ سب سے زیادہ محبوب تھا،ماہ شعبان ہے پھرآپ اسے رمضان کے ساتھ ملاتے تھے"-

یہ اوراسطرح کی چند دیگراحادیث پرغورکرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ماہ شعبان کے روزے سے متعلق احادیث موجود ہیں- اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان کے اکثرایام روزہ سے ہوتے تھے- لہذا امت کوبھی ماہ شعبان کے اکثرروزے رکھنےچاہئے-

نیزکچہ ایسی روایات بھی ملتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن اپنے گذشتہ رمضان کے چھوٹے ہوئے قضاء شدہ روزے شعبان میں رکھتی تھیں- چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان صحیح بخاری ومسلم میں موجود ہے کہ: (كان يكون عليّ الصيام من رمضان فما استطيع أن أقضيه إلا في شعبان)- (أخرجه البخاري في صحيحه :كتاب الصوم،باب متى يقضي قضاء رمضان؟ ٢٢٢/٤ برقم ١٩٥٠ ،ومسلم في صحيحه:كتاب الصيام ٨٠٢/٢-٨٠٣ برقم ١١٤٦(٢١/٨)، والإمام مالك في المؤطا ٥٤/٢٠٨/١، وابوداؤد في صحيحه برقم ٢٣٩٩،وابن ماجه برقم ١٦٦٩،وابن خزيمه برقم ٢٠٤٦،والبيهقي في السنن الكبرى ٢٥٢/٤)-

"مجه پر رمضان کے فوت شده روزے واجب الاداء ہوتے اورمیں ان کی قضاء نہ کرپاتی سوائے شعبان کے۔ بعض روایات میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ایسا رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں ہمیشہ مستعد رہنے کی وجہ سے ہوتا تھا"۔

پس جو خواتین رمضان کی قضا ء شده روزے ماه شعبان سے قبل نہ اداکرسکیں تووه لازما ماه شعبان میں ہی ادا کریں۔ تاکہ نئے رمضان سے قبل وه اس فریضہ کوانجام دے سکیں۔

حضرت ابوہریره رضی الله عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا:(لایتقدمن أحدکم رمضان بصوم یوم أویومین إلا أن یکون رجل کان یصوم صومہ فلیصم ذلک) أخرجہ البخاری فی صحیحہ :کتاب الصوم ١٢٧/٤ -١٢٨ برقم ١٤١٩،ومسلم فی صحیحہ:کتاب الصیام ٢/ ٧٦٢ برقم ١٨٠٢)۔

"تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو روز قبل روزه نہ رکھے ہاں اگرایسا شخص ہوجوعام طورپرروزے رکھتا ہے تووه اس روز کا روزه رکھے"۔

ان احادیث اوراسی طرح کی چند دیگراحادیث میں صرف شعبان کے روزه کی مشروعیت کا پتہ چلتا ہے۔ جبکہ ان احادیث میں پندرہویں شعبان کی رات کی فضیلت یا خاص طورپرپندره شعبان کے روزه کا کوئی ذکرنہیں ہے۔

پندرہویں شعبان کی رات سے متعلق احادیث:

اس سلسلے میں جتنی بھی احادیث ہیں وه ضعف اوروضع سے خالی نہیں صرف ایک حدیث ہے جوگرچہ طعن سے خالی نہیں مگرعلامہ البانی کے نزدیک اس کے سارے طرق ملانے کے بعد درجہ صحت کوپہونچتی ہے -وه حدیث یہ ہے۔

١-عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:إن الله ليطلع في ليلة النصف من شعبان،فيغفرلجميع خلقه،إلا لمشرك أو مشاحن) (رواه ابن ماجة في سننه:كتاب إقامة الصلاة٤٥٥/١ برقم ١٣٩٠،وابن أبي عاصم في السنة ص ٢٢٣ برقم ٥١٠، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة برقم ٧٦٣من طريق ابن لهيعة عن الزبيربن

سليم عن الضحاك بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي موسى به- وقال الألباني رحمه الله: "وهذا اسناد ضعيف من أجل ابن لهيعة وعبد الرحمن وهو ابن عزوب والد الضحاك مجهول،وأسقطه ابن ماجة في رواية له عن ابن لهيعة" انظرسلسلة الصحيحة١٣٦/٣ تحت رقم ١١٤٤)-

"حضرت ابوموسی اشعری رضی الله عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا :"الله تعالی پندرہویں شب مطلع ہوتے ہیں اوراپنی ساری مخلوق ماسوائے مشرک اوربغض رکھنے والے کی مغفرت فرماتے ہیں- جبکہ یہی حدیث معاذ بن جبل رضی الله عنہ سے بھی مروی ہے- دیکھئے صحیح ابن حبان:کتاب الحظروالإباحة ،باب ماجاء فی التباغض والتحاسد والتنابز ١٢/ ١٨٤ برقم٥٦٥٦،وابن ابي عاصم في السنة ص ٢٢٤ برقم ٥١٢،والطبراني في المعجم الكبير ١٠٨/٢٠-١٠٩ برقم ٢١٥،نیزدیکھئے طبرانی کی ہی مسند الشامين زيرنمبر٢٠٥، وابونعيم فی حلية الأولياء ١٩١/٥-

امام البانی رحمہ الله نے "السنة" ص ٢٢٤میں فرمایا:"حديث صحيح،ورجاله موثوقون،لكنه منقطع بين مكحول ومالك بن يخامرولولا ذلك لكان الإسنادحسنا،ولكنه صحيح بشواهده المتقدمة" یہ حدیث صحیح ہے - اسکے رواۃ توثیق شدہ ہیں ،لیکن اسمیں مکحول اورمالک بن یخامرکے درمیان سند میں انقطاع ہے- ورنہ سند حسن ہوتی - لیکن یہ دوسرے شواہد کی وجہ سے صحیح ہے" علامہ البانی نے ایسا ہی کلام سلسلة الأحاديث الصحيحة ١٣٥/٣میں بھی ذکرکیا ہے-

اس حدیث کواگرصحیح لغیرہ بھی مان لیا جائے لیکن اسمیں پندرہویں شب کی فضیلت دوسری راتوں کے مقابلے میں بالکل ثابت نہیں ہوتی ہے- اسلئے کہ صحیحین کی حدیث کے مطابق ایسا بلکہ اس سے زیادہ فضیلت ہررات کی توبہ واستغفارکوحاصل ہے- چنانچہ نبی کریم صلی الله علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:(ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة إلى سماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخريقول:من يدعوني فأستجيب له،من يسألني فأعطيه ،من يستغفرني فأغفرله "-

(اخرجه البخاري في صحيحه :كتاب التهجد ٢٩/٣ برقم ١١٤٥،ومسلم في صحيحه :كتاب صلاة المسافرين ١٢٥/١ برقم ٧٥٨)-

ہمارے رب تبارک وتعالی ہرشب کی آخری تہائی میں نچلے آسمان پرنزول فرماتے ہیں ،اورفرماتے ہیں :"کون میرے دربارمیں دعا گوہےکہ میں اسکی قبولیت کا پروانہ لکھوں،کون ہے جو مجھ سے مانگے کہ میں اسے عطا کروں ،کون ہے جومجھ سے مغفرت طلب کرے کہ میں اسکی مغفرت کروں" ـ پس رب کریم کا نزول ،اپنی مخلوقات پرمطلع ہونا اورانکی مغفرت کسی معینہ رات پرہی موقوف نہیں - بلکہ یہ ہرشب ہوتا ہے توپھرپندرہویں شب کی فضیلت میں اس حدیث کوپیش کرنا کسی خصوصی فضیلت کا باعث نہیں.-

٢-عن عائشة رضي الله عنها قالت :فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فخرجت فإذا هوبالبقيع ،فقال صلى الله عليه وسلم:أكنت تخافين أن يحيف الله عليك ورسوله ؟ قلت :يارسول الله !ظننت أنك أتيت بعض نسائك .فقال:إن الله تبارك وتعالى ينزل ليلة النصف من شعبان إلى سماء الدنيا فيغفرلأكثرمن عدد شعرغنم كلب"-(رواه احمد في مسنده ٢٣٨/٦،والترمذي في سننه:أبواب الصيام ١٢١/٢-١٢٢ برقم ٧٣٦،وابن ماجة في سننه :كتاب إقامة الصلاة ٤٤٤/١ برقم ٩١٥)- وضعفه البخاري والترمذي وابن الجوزي والدارقطني والألباني وابن باز رحمهم الله جميعا انظرسنن الترمذي ١٢٢/٢والعلل المتناهية ٦٦/٢ وضعيف ابن ماجة ١٠٣-١٠٤ والتحذيرمن البدع لابن بازص ٢٨)-

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کواپنے پاس نہ پایا تومیں آپ کی تلاش میں نکلی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تشریف فرماتھے- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"کیا تم ڈرتی تھی کہ اللہ اوراسکے رسول تم پرظلم کریں گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ !مجھے گمان گذرا کہ آپ اپنی بعض ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے ہیں، توآپ نے فرمایا :" بے شک اللہ تبارک وتعالی پندرہویں شعبان کی شب کونچلے آسمان پرنزول فرماتے ہیں اورقبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں- اس حدیث کوامام بخاری،امام ترمذی،امام دارقطنی،امام ابن جوزی،علامہ البانی اورشیخ ابن باز رحمہم اللہ وغیرہ نے ضعیف قراردیا ہے-

تواسطرح کی روایت پندرہویں شعبان کی رات کی فضیلت کیلئے کیسےمفید ہوسکتی ہے-

٣-عن علی بن أبي طالب رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :"إذا كانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها وصوموا نهارها فإن الله ینزل فیها لغروب الشمس إلی سماء الدنیا ،فیقول ألا من مستغفرفأغفرله، ألا مسترزق فأرزقه ،ألا مبتلی فأعافیه ،ألاكذا ألا كذا ،حتی یطلع الفجر"- (رواه ابن ماجة في سننه: كتاب إقامة الصلاة ٤٤٤/١ برقم ١٣٩٠وقال البوصیری في زوائدابن ماجة ١٠/٢:"هذا إسناد فیه ابن أبي سبرة واسمه أبوبكربن عبدالله بن محمد بن أبي سبرة وقال أحمد وابن معین: یضع الحدیث وقال ابن حجرفي التقریب ٣٩٧/٢: رموه بالوضع وقال الألباني : ضعیف جدا أوموضوع انظر ضعیف ابن ماجة ص ١٠٣ برقم ٢٩٤)-

"حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتواس رات کا قیا م کرو اوراس دن روزہ رکھو،اسلئے کہ اللہ غروب آفتاب کےساتھ ہی سماء دنیا پرنزول فرماتے ہیں- اورکہتے ہیں :کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اسکی مغفرت کروں؟ کوئی رزق کا متلاشی ہے کہ میں اسے نوازوں ،کوئی مصیبت کا مارا ہے کہ میں اسے عافیت بخشوں،کیا کوئی ایسا ہے کیا کوئی ایسا ہے- حتی کہ طلوع فجرکا وقت ہوجاتا ہے- امام بوصیری نے اس حدیث کی سند میں موجود راوی ابن ابی سبرہ پرشدید کلام کیا ہے اوراسے روایتیں گھڑنے والا قراردیا ہے- اسی لئے علامہ البانی نے اسکی سند کوضعیف جدا یا موضوع کہا ہے-

تواسطرح کی روایات سے فضائل ومسائل ثابت نہیں ہوتے ہیں لہذا لوگوں کوفوراَ اسطرح کے اہتمام اورمیلوں سے پرہیز کرنا چاہئیے-

٤- ایک اورحدیث شعبان کی فضیلت میں ذکرکی جاتی ہے کہ :(رجب شهرالله وشعبان شهري ورمضان شهرأمتي)- "رجب اللہ کا مہینہ ہے اورشعبان میرامہینہ ہے اوررمضان میری امت کا مہینہ ہے"- اسے ابوبکرالنقاش نے روایت کیا ہے جیسا کہ ابن حجرنے کہا ہےاورنقاش مذکور حدیثیں گھڑنے والا دجال تھا جیسا کہ حافظ ابوالفضل محمد بن ناصرنے اپنے "امالی" میں کہا ہے

جبکہ ابن دحیہ نے مذکورہ حدیث کوموضوع حدیث یعنی من گھڑت حدیث قراردیا ہے جبکہ ابن الجوزی نے بھی اسے الموضوعات ۲/۲۰۵- ۲۰۶،امام صنعانی نے الموضوعات ص ٦١ اورامام سیوطی نے اللآلی المصنوعۃ فی الآحادیث الموضوعة ۲/۱١٤ میں اسے موضوع قراردیا ہے-

٥- ایک اورحدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منسوب کی جاتی ہے جسکے الفاظ یوں ہیں:(یا علی ! من صلی مأة رکعة في لیلة النصف من شعبان ،یقرأ في کل رکعة بفاتحة الکتاب و"قل ھواللہ أحد" عشرمرات ،قال النبي صلی اللہ علیه وسلم :یا علی ما من عبد یصلي ھذہ الصلوات إلا قضی اللہ عزوجل له کل حاجة طلبھا تلك اللیلة ....) الحدیث

"اے علی !جوشخص شعبان کی پندرہویں شب سورکعت نمازپڑھے ،ہررکعا ت میں سورہ فاتحہ اورقل ھو اللہ احد دس مرتبہ پڑھے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے علی! جوبھی بندہ ان نمازوں کوپڑھے گا- اللہ اس شب اسکی مانگی ہوئی ہرضرورت پوری کردیتا ہے"- اس کوابن الجوزی نے تین طرق سے اپنی کتاب الموضوعات میں ذکرکیا ہے جسے صرف جھوٹی حدیثوں کے لئے ہی ترتیب دیا ہے تاکہ امت ان احادیث موضوعہ کوپہچان کران سے بچ سکے- حدیث علی کے لئے دیکھئے یہی (الموضوعات ۲/۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹) اورفرمایا کہ اس حدیث کے من گھڑت ہونے میں ہمیں بالکل بھی شک نہیں ہے- اسکی تینوں سندوں میں اکثرروات مجاہیل ہیں اورکچہ توانتہائی درجہ کے ضعیف بھی ہیں- جبکہ یہ حدیث ناممکن بھی ہے کیوں کہ ہم نے کتنوں کویہ نمازپڑھتے ہوئے دیکھا ہے رات چھوٹی ہونے کی وجہ سے ان کی فجربھی چھوٹ جاتی ہے- اورصبح انتہائی کسلمندی کی حالت میں کرتے ہیں ،اس جیسی حدیثوں کونمازرغائب کے ساتہ ائمہ مساجد نے عوام الناس کوجمع کرنے اوراپنی لیڈری چمکانے کے لئے بطورجال استعمال کیا ہے - اورنام نہاد واعظین قصہ خواں حضرات اسے لے کرمجالس کوگرماتے رہتے ہیں حالانکہ یہ حق سے کوسوں دورہیں...،،(دیکھئے الموضوعات ۲/۱۲۹)-

امام ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ نے اپنی شہرہ آفاق تالیف" المنارالمنیف ص ۹۸زیرنمبر۱۷۵میں فرمایا ہے "اورانہی من گھڑت احادیث میں شعبان کی پندرہویں رات کی نماز سے متعلق احادیث بھی ہیں- اورپھرمذکورہ بالا حدیث کوبھی ذکرکیا - اورآخرمیں فرمایا:(والعجب ممن شم رائحة العلم بالسنن أن یغتربمثل ھذا الھذیان ویصلیھا) تعجب تواس سے ہے جس نے علوم سنت کی بوسونگھی ہے پھراسطرح کے ہذیان سے دھوکہ کھاتا ہے اوراسطرح کی نماز پڑھتا ہے-

جبکہ امام سیوطی نے بھی اسے اللآلی المصنوعۃ ۲/۵۷-۵۸-۵۹ میں ذکرکرنے کے بعد اس پرمن گھڑت ہونے کا حکم لگایا ہے - اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے بھی الفوائد المجموعۃ ص ۵۱-۵۲ میں اسے ذکرکرنے کے بعد موضوع کہا ہے-

٦- اسی طرح ایک اورحدیث (من صلی لیلة النصف من شعبان ثنتی عشرة رکعة یقرأ في کل رکعة "قل ھواللہ أحد"ثلاثین مرة،لم یخرج حتی یری مقعده من الجنة....)

" جس نے شعبان کی پندرہویں کوبارہ رکعت نمازپڑھی اورہررکعت میں تیس مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھا وہ نہیں نکلے گا یہاں تک کہ جنت میں اپنے مقام کودیکھ لے" - اسے بھی علامہ ابن الجوزی نے جھوٹ کی گھڑی الموضوعات ۲/۱۲۹ میں ذکرکرنے کے بعد فرمایا ہے- :"ھذا موضوع ایضا" یہ بھی من گھڑت ہے- اوراس میں مجہول راویوں کی جماعت ہے- اورابن القیم نے بھی اسے المنارالمنیف ص ۹۹ زیرنمبر۱۷۷،اورسیوطی نے اللآلی المصنوعۃ ۲/۵۹ میں ذکرکرنے کے بعد اس پروضع کا حکم لگایا ہے-

پندرہویں شعبان کا میلہ کیوں؟

قارئین کرام! گذشتہ سطورمیں آپ لوگوں نے شعبان سے متعلق احادیث کا جائزہ لیا جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس ماہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے روزہ رکھتے تھے- اوربس! اسکے علاوہ اس ماہ میں کسی

خاص عبادت ،میلہ ،عرس یا شب بیداری اورحلوہ پوری کا کوئی ذکرنہیں ہے- اورجن احادیث میں پندرہویں شب کے قیام اورخاص نمازوں کا ذکرہے وہ سب کی سب انتہائی ضعیف بلکہ موضوع یعنی من گھڑت ہیں توضعیف اورمن گھڑت روایات پردین کی عمارت استوارکرنا درست نہیں ،جب کہ اللہ کے فضل وکرم سے ہمارے پاس مکمل دین ،قرآن کریم اوراحادیث صحیحہ کی شکل میں موجود ہے اوراس سے اعراض کسی طرح بھی درست نہیں ،لہذا ضعیف اورموضوع روایات اورخواب وحکایات پرمبنی دین اسلام کے مزاج سے قطعی میل نہیں کھاتا لہذا اس طرح کی خرافات سے قطعی پرہیزامت کی کامیابی کا رازہے- یہ حضرات شب براءت منانے کے لئے ایک قرآنی آیت کا بھی سہارا لیتے ہیں،لیکن انکا اس آیت سے استدلال قطعی طورپراصول قرآن اورشریعت اسلامیہ کے خلاف ہے،کہتے ہیں کہ اس رات کے متعلق قرآن میں آیا ہے: {إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ} (سورة الدخان:٣-٤)

"بے شک ہم نے قرآن کوایک با برکت شب میں نازل کیا ہے- اورہم ہی ڈرانے والے ہیں ،اسی شب میں ہراہم فیصلہ لیا جاتا ہے"- اوراس آیت میں لیلۃ مبارکۃ سے مراد شب براءت یعنی پندرہویں شعبان کی رات ہے- لہذا وہ طرح طرح کے میلے عرس اورحلوہ پوری کا بندوبست کرتے ہیں،جب کہ ان لوگوں کا اس آیت سے استدلال اصول قرآن اورفرامین نبوی کے سراسرخلاف ہے- کیوں کہ اللہ تعالی نے خود ہی قرآن کریم میں لیلۃ مبارکہ کی تحدید فرمادی کہ وہ کس ماہ اورکس شب کوکہتے ہیں چنانچہ ارشاد باری ہے :{شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ } (سورة البقرة : ١٨٥)

"ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا"-توپتہ چلا کہ قرآن کریم کا نزول رمضان کے با برکت مہینہ میں ہوا ہے نہ کہ شعبان کے ماہ میں ،جیسا کہ یہ لوگ گمان کرتے ہیں ،اورپھرمزید تحدید سورة القدرنازل فرماکرکردی ارشادہے: {إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِلَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ

شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ} (سورة القدر:١-٥)

"بے شک ہم نے ہی اس قرآن کوشب قدرمیں نازل کیا ہے- اورآپ کوکیا معلوم کہ شب قدرکیا ہے- شب قدرہزارراتت سے زیادہ بہترہے - اس شب میں فرشتے اورخاص کرجبرئیل اللہ کے حکم سے سلامتی کا پیغام لے کراترتے ہیں اورایسا طلوع فجرتک ہوتا ہے" -

اس سورۃ مبارکہ سے پتہ چلا کہ لیلۃ مبارکہ لیلۃ القدرہے جونزول قرآن کی شب ہے اوریہ رمضان میں ہے- لہذا اس بابرکت شب یعنی شب قدرکواسکا اصل مقام دیا جانا چاہئے اوراسی شب کی تلاش وجستجو رمضان کے آخری عشرے میں کرنا مطلوب ہے- نہ کہ پندرہویں شعبان کی شب کی تلاش-

لہذاان مسلمانوں کوفوراً قرآن اورنبوی تعلیمات کی طرف رجوع کرنا چاہئے اوراللہ کے دین پراللہ کی منشاء کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعین کردہ طریقہ کے مطابق عمل کرنا چاہئے نہ کہ اپنے خود ساختہ طریقوں کی روشنی میں ،کیوں کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت واحترام اوران کے مقام نبوت کے منصب کے بھی خلاف ہے اوراسکی خلاف ورزی انسان کوفتنہ وابتلاء میں مبتلا کرتی ہے جیسا کہ فرمان الہی ہے:

{ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ} (سورة النــور: ٦٣)

" ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی خلاف ورزی سے بازآنا چاہئے ورنہ وہ فتنہ اوردردناک عذاب میں مبتلا ہوجائیں گے"- جب کہ ایسے میلے،عرس اورحلوہ پوری کی محفلیں اللہ کے دربارمیں قبولیت حاصل نہیں کرپاتی ہیں،کیوں کہ تاجدارمدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (من عمل عملا لیس علیہ أمرنا فھورد) (رواه مسلم في صحيحه : كتاب الأقضية ٣/ ١٣٤٤-١٣٤٣ برقم ١٧١٨)

"جس شخص نے ایسا عمل کیا جوہمارے حکم کے مطابق نہیں ہےتووہ عمل رد کردیا جاتا ہے"- نیزفرمایا: (من أحدث فی أمرنا هذا مالیس منه فهورد)

(رواه البخاری فی صحیحه :کتاب الصلح ٣٠١/٥ برقم ٢٦٩٧ ،ومسلم فی صحیحه :کتاب الأقضية ١٣٤٣/٣ برقم ١٧١٨)-

"جس نے ہمارے دین میں ایسا اضافہ کیا جواس دین کا حصہ نہیں ہے تووہ اضافہ مردود ہے"- نصوص سابقہ سے ثابت ہواکہ پندرہویں شعبان کی شب کے قیام اوراس دن کے صیام اوراس دن کے صیام کی خصوصیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں سے نہیں ہے اورنہ ہی اس شب میں میلہ عرس اوراسطرح کی دوسری محدثات اورفضولیات اورغیرشرعی اختلاط کی گنجایش ہے ۔لہذا عام مسلمانوں کواس سے اجتناب برتنا چاہئے-

علماء امت کے اقوال:

شیخ الإسلام ابن باز رحمہ اللہ اس شب کے حوالہ سے اپنے شہرہ آفاق رسالہ "التحذیرمن البدع" میں ارشاد فرماتے ہیں:"پندرہویں شعبان کی فضیلت کے متعلق تمام احادیث ضعیف اورموضوع ہیں ،لیکن جمہورعلماء کے نزدیک اس رات محفل رچانا بدعت ہے- اوراسکی فضیلت کے متعلق واردشدہ سب احادیث ضعیف اورباقی موضوع گھڑی ہوئی ہیں جیسا کہ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ نے اپنی کتاب لطائف المعارف میں بیان کیا ہے"-

عبادات میں ضعیف حدیث اس وقت قابل عمل ہوتی ہے- جب صحیح دلائل سے اسکی اصل بنیاد (شرع) سےثابت ہو- شب شعبان کے جشن کے بارے میں کوئی صحیح بنیاد ثابت نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے ضعیف حدیث قابل عمل ہو" (دیکھئے التحذیرمن البدع کا اردوترجمہ ص ٢٤)

امام ابوبکرطرطوشی نے اپنی کتاب "البدع والحوادث" میں کہا ہے کہ ابن وضاح نے زید بن اسلم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے مشائخ وفقہاء میں سے کسی ایک کوبھی پندرہویں شعبان کی رات اورمکحول کے طرزعمل کی طرف توجہ کرتے ہوئے نہیں پایا اوروہ اس رات کودوسری راتوں پرکوئی فضیلت نہیں دیتے تھے- ابن ابی ملیکہ سے کہا گیا کہ زیاد نمیری کہتا ہے کہ

پندرہویں شعبان کی رات کا ثواب شب قدرکے برابرہے – اس نے کہا کہ اگرمیں اسکوسنتا اورمیرے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی تومیں اسکوضرورمارتا کیوں کہ زیاد قصہ گوتھا-(دیکھئے التحذیرمن البدع ص ۲۷)-

شیخ ابن بازرحمہ اللہ نے اس طرح کی موضوع اورضعیف احادیث کے نقل کرنے کے بعد انکا من گھڑت ہونا یا ضعیف ہونےکی تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا:" مذکورہ آیات واحادیث اوراہل علم کے اقوال سے طالب حق کے لئے یہ امرواضح ہوجاتا ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب کونماز یا کسی اورچیزکے لئے محفل منعقد کرنا اوراسکے دن کوروزہ کیلئے خاص کرنا اہل علم کے نزدیک قابل مذمت بدعت ہے اورشرع شریف میں اسکی کوئی اصل نہیں ہے- بلکہ اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دورمسعود کے بعد یہ بدعت پیداہوئی ہے"- (التحذیرمن البدع ص ۲۹)-

یاد رہے کہ بعض سلف سے پندرہویں شعبان کی شب میں نمازوں کے حوالے سے جوازکے کچھ آثارملتے ہیں جیسا کہ اہل شام میں سے مکحول ،خالد بن معدان اورلقمان بن عامروغیرہ کا عمل منقول ہے،اوران ہی بزرگوں کودیکھتے ہوئے لوگوں نے شب براءت کا مسئلہ اخذکیا لیکن جب اس مسئلے کی شہرت ہوئی توعلماء حجاز جیسے عطاء بن ابی رباح ،ابن ابی ملیکہ اورفقہاء مدینہ جیسے اصحاب مالک وغیرہ نے اسکا شدید نوٹس لیا اوراسکے بدعت ہونے کا فتوی جاری کیا- اب جولوگ پندرہویں شعبان کا شب منانے کا دم بھرتےہیں وہ بھی شب بیداری کی کیفیت کے مسئلہ پراختلاف کا شکارہوگئے-

بعض نے کہا کہ یہ شب بیداری مساجد میں باجماعت ہوگی جیساکہ خالدبن معدان اورلقمان بن عامروغیرہ نے کیا یہ لوگ اس شب اپنے بہترین لباس پہنتے تھے،خوشبواورسرمہ استعمال کرتے تھے- اوررات بھرمسجد میں ٹھرتے تھے- اسحاق بن راہویہ نے بھی ان لوگوں کی موافقت کی-

جبکہ دوسرا گروہ کہتا ہے مساجد میں نماز،قصہ خوانی اوردعاء کے لئے جمع ہونا مکروہ ہے البتہ انسان تنہا گھرمیں نمازپڑھ سکتا ہے-جیساکہ امام اوزاعی وغیرہ نے کہا ہے-

جب کہ تنہا نمازیا پھربا جماعت نمازکے متعلق علماء کے دوقول ہیں- پہلاقول یہی ہے کہ یہ بدعت ہے – جیسا کہ اکثرعلماء حجازکہتے ہیں –جب کہ دوسراقول ہے کہ انسان کا تنہا نمازپڑھنا یا خاص جماعت میں نمازپڑھنا مکروہ نہیں ہے جیسا کہ اوزاعی ابن رجب وغیرہ کہتے ہیں-

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام اوزاعی کا یہ موقف اورابن رجب کا اس موقف کو اختیارکرنا عجیب وغریب اورضعیف ہے- اسلئے کہ جس چیزکا شرعی دلائل سے مشروع ہونا ثابت نہ ہوتا ہو اسکواللہ کے دین میں اضافہ کرنا جائزنہیں ہے خواہ وہ اسے تنہاکرے یا باجماعت – اورخواہ اسے خفیہ طورپرانجام دے یا علانیہ طورپراس لئے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے -:" من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهورد"اوراسی جیسی بیشماردلائل جوبدعت کی بیخ کنی کرتی ہیں-(دیکھئے التحذيرمن البدع ص ۱۳)

توسابقہ سطورکے نتیجہ میں ہم یہ بات وثوق کے ساتھ کہ سکتے ہیں کہ پندرہویں شعبان کا میلہ ،شب بیداری اوراس حوالے سے قائم کردہ دیگرسارے اموربدعات کے زمرے میں آتے ہیں لہذا ان سے پرہیزاوراجتناب لازمی ہے-

صلاۃ الفیہ بدعت ہے

جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت سے پتہ چلا کہ بعض لوگ اس رات سورکعت نمازپڑھتےہیں جس کی ہررکعت میں سورة الاخلاص دس دفعہ پڑھنا ہوتا ہے تواسطرح سورة الاخلاص سورکعت میں ایک ہزاردفعہ پڑھا جاتا ہے اسلئے اس نمازکوصلاۃ الفیہ کہا جاتا ہے – (دیکھئے:البدع الحولية ص۲۹۹)-

صلاۃ الفیۃ کس نے ایجاد کی ؟

پندرہویں شعبان کی شب میں صلاۃ الفیہ کا موجد ایک شخص ہے جسکوابن ابی الحمراء کہاجاتا ہے جونابلس فلسطین کا ہے،یہ شخص ٤٤٨ھ کوبیت المقدس آیا اورپندرہ شعبان کی شب کو مسجد اقصی میں نماز پڑھنے لگ گیا - نماز میں اسکے پیچھے ایک شخص کھڑا ہوگیا پھردوسراپھرتیسرا پھرچوتھا یہاں تک کہ وہ ایک جماعت بن گئی-

پھردوسرے سال آیا اوران کے ساتھ یہ نماز ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے پڑھی ،پھراس کی خبرلوگوں میں پھیل گئی جلدی جلدی اسکا رواج آس پاس کی مساجد میں بھی پڑگئی- پھرحالت یہ ہوگئی کہ گویا اب یہ نماز سنت ہی ہے- (دیکھئے الحوادث والبدع للطرطوشی ص ١٢١-١٢٢ اورالبدع الحولیۃ ص ٢٩٩)-

صفۃ صلاۃ الفیہ(ہزاری نماز کی کیفیت):

اس نماز کی کیفیت اوراسکی ادائیگی پراجروثواب کئی طرق سے بیان کیا جاتا ہے- جنہیں ابن الجوزی رحمہ اللہ نے الموضوعات ١٢٧/٢-١٣٠میں ذکرکرنے کے بعد لکھا ہے-"ہمیں اس حدیث کے من گھڑت ہونے میں کوئی شک نہیں ہے- اوراسکے اکثررروات تینوں سندوں میں مجاہیل ہیں،اوردیگرانتہائی درجہ کے ضعیف ہیں، اوریہ حدیث قطعی ناممکن ہے- (دیکھئے:سیوطی کی اللآلی المصنوعۃ ٥٧/٢- ٦٠ اورعلامہ شوکانی کی الفوائد المجموعۃ ص ٥١ بھی)-

محمدبن محمد الغزالی نے احیاء علوم الدین ٢٠٣/١میں تحریرکیا ہے -"اوررہا سوال شعبان کی نمازکا،پس پندرہ شعبان کی رات کوسورکعت پڑھی جاتی ہے- ہردورکعت ایک سلام کے ساتھ ،اورہررکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد"قل ھو اللہ أحد"پڑھا جاتا ہے-

صلاۃ الفیہ کا حکم؟

جمہورعلماء کا اس بات پراتفاق ہے کہ پندرہویں شعبان کی شب صلاۃ الفیہ بدعت ہے-(دیکھئے البدع الحولیة ص ۳۰۰نیزدیکھئے الباعث لأبی شامة ص ۱۲٤-۱۳۷و۱۷٤،المنار المنیف لابن القیم ص ۹۸-۹۹ تفسیر القرطبي ۱۲۸/۱٦،الأسرار المرفوعة ص ۳۹٦،المجموع للنووي ٥٦/٤،تنزیه الشریعة ۲۹/۲،اللآلي المصنوعة ٥۷/۲،الفوائد المجموعة للشوكاني ص ٦۳،الامربالاتباع للسیوطی ص ۱۷٦-۱۷۷،المدخل لابن الحاج ۲۱۸/٤،الاعتصام للشاطبی ٤/۲ اورالإبداع في مضار الابتداع لعلی محفوظ ص ٥٤-السنن والمبتدعات للشقیری ص ۱٤٤)-

پس صلاۃ الفیۃ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اورنہ ہی اسے خلفاء راشدین میں سےکسی نے انجام دیا ہے- اورنہ ہی ائمہ اعلام (امام ابوحنیفہ،مالک،شافعی،احمد،ثوری،اوزاعی اورلیث بن سعد رحمہم اللہ)میں سے کسی نے انجام دیا ہے- کیونکہ اس سلسلے میں وارد حدیث تمام محدثین کے نزدیک ضعیف ہے-(دیکھئے: مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۲۳/ ۱۳۱،۱۳۳،۱۳٤ واقتضاء الصراط المستقیم ٦۲۸/۲ وفتاوی سید رشید رضا المصری ۲۸/۱-۳۰، التحذیرمن البدع ص ۱٦،۱۱)-

پندرہویں شعبان کے میلہ کی چند خرافات ومنکرات

اس طرح کے میلے عموما طرح طرح کی سماجی برائیوں اورشرعی خرافات کا مجمع ثابت ہوتے ہیں جن سے ان میلوں کی انعقاد کی حرمت دوبالا ہوجاتی ہے علامہ ابن الحاج نے ان بدعات وخرافات اوررسومات بد کی ایک مکمل فہرست ترتیب دی ہے جسکاخلاصہ یہاں ہم فائدہ عامہ کے پیش نظردے رہے ہیں تاکہ اللہ ان کے ذریعہ سے خواب غفلت کے شکارمسلمانوں کوبیدارکردے-

۱- پندرہویں شعبان کے میلے اوران پراٹھنے والے بے شماراخراجات اورفضول خرچیاں ،جنہیں یہ لوگ دین کے نام پرانجام دیتے ہیں – حالانکہ اسلام

ان چیزوں سے بری ہے- (تفصیل کے لئے دیکھئے السنن والمبتدعات ص ١٧، بدع القراء لمحمد موسی نصرص ٣٠،الباعث علی انکارالبدع والحوادث لأبی شامۃ المقدسی ١٢٤ ،الإبداع فی مضارالابتداع لعلی محفوظ ص ٢٨٦،المدخل لابن الحاج ١٨١/٤)-

٢- حلویات اورمٹھائیوں کی ایسی اقسام جن پرمحرم تصویروں کی بہتات ہوتی ہے-

٣-شب چراغاں ،موم بتیاں اورطرح طرح کے برقی قمقمے اورانواع واقسام کے ڈیکوریشن کا اہتمام کہ جس پربے شمارمال خرچ ہوتا ہے-اوراگریہ مال وقف کا ہوتوایسا عمل وقف کے ناظرکی امانت ودیانت میں بھی جرح کا موجب بنتا ہے- جبکہ اس طرح کے برقی قمقموں اوردیگرزیبائش وآرائش سے شرپسند بدطینت افراد کوبھی گلچھڑیاں کھلانے کا موقع ملتا ہے،اوریہ عبادت کے مزاج خشوع وخضوع کے بھی خلاف ہے- اوراگراس طرح کی محافل میں دینی سربراہان /ذمہ داران شامل ہوں تویہ اسکی ذات میں جرح کا باعث بنتا ہے الا یہ کہ وہ توبہ کرے- ہاں اگرکوئی انکارمنکرکیلئے حاضرہوا اوراسے اسکی استطاعت بھی ہوتویہ کیا بہترہے-

٤-اس طرح کے عرس ومیلوں میں عورتوں کی بے ہنگم حاضری اورجوکچھ فتنے وفسادات اس اختلاط بد کی وجہ سے وجودپذیرہوتے ہیں-

٥-اس شب کومساجد میں حاضری اوروہاں جمع ہونا،اوریہ غیر شرعی عبادت ہے-

٦- خانقاہوں کے صحنوں میں جوکچھ شامیانے اوردیگرفرش وغیرہ بچھائے جاتے ہیں-

٧-انواع واقسام کے کوزے ،اباریق اوردسترخوان وغیرہ کا مساجد وخانقاہوں میں انتظام جیسا کہ یہ مساجد اللہ کے گھرنہ ہوں بلکہ ان کے اپنے گھرہوں،جب کہ مساجد اللہ کی عبادت کی خاطربنائی جاتی ہیں نہ کہ بچھونے فرش ہونے اورکھانے پینے کیلئے-

۸-اورانہی بدعات وخرافات میں پانی رساں لوگ بھی ہیں،جوکئی طرح کی برائیوں کا باعث بنتے ہیں،جیسے بیع وشراء ،اسلئے کہ وہ لوگ اپنی سروس اورچیزوں پرپیسے لیتے ہیں،اسی طرح مساجد میں ایسی آوازیں بلند کی جاتی ہیں جونا قوس نصاری کے مشابہ ہوتی ہے- اسی طرح یہ لوگ مساجد کوطرح طرح کی آلودگیوں کا شکارکرتے ہیں ،اسی طرح لوگوں کے سروں کوبھی پھلانگتے رہتے ہیں ،اوریہ سب کی سب انتہائی بری رسمیں ہیں-

۹-انکا حلقہ بناکربیٹھنا،اورہرحلقہ کا ایک بڑا مقررکرنا-اوراسی بڑے کی ذکراورقراءت میں اقتداء کرنا- اورکاش یہ ذکراورقراءت ہوتی- لیکن یہ لوگ اللہ کے دین کے ساتھ کھلواڑکرتے ہیں آپ عام طورپراسطرح کے ذکرکرنے والوں کولا الہ الا اللہ کے بجائے للاہ یللہ کہتے ہوئے سنوگے-

جب انہیں سبحان اللہ کہنا ہوتا ہے توسننے والا سنبلہ کے سواکچہ بھی سن نہیں پاتاہے- اورجب اللهم إنی أسئلک الجنة کہنا ہوتا ہے تواللهم انی سلک الجنة کہتے ہیں اسی طرح دوسرے اذکارمیں اسطرح آوازیں نکالتے ہیں کہ سننے والا کچہ بھی سن نہیں پاتا ہے- اورجب قرآن خوانی شروع کرتے ہیں توایسی چیزوں کا اسمیں اضافہ کرتے ہیں جوقرآن کا حصہ ہوتا ہی نہیں ہے- مد میں آٹھ آٹھ دس دس الف بڑھاتے ہیں جوکسی بھی طورپرقرآنی قواعد وضوابط کی موافق نہیں- اورکبھی کبھارقرآن کے اصل میں سے کتنے ہی حروف کوکم کردیتے ہیں- اورقرآنی آیات کی تلاوت اوراسکی تکرارایسی آوازمیں کرتے ہیں جوگانے سے زیادہ مشابہ ہے- جب کہ انکا ایسا کرنا کتنے ہی لوگوں کے لئے سوہان روح بنتا ہے- بیماروں ،طالب علموں کیلئے یہ عمل کتنا ہی مہلک ثابت ہوتا ہے اسکا اندازہ یہ حضرات لگانے سے تہی دامن دکھتےہیں-

۱۰-اس طرح کے میلوں اوراعراس کی ایک برائی یہ بھی ہےکہ اگرایک شخص قراءت قرآن شروع کرتا ہے اوردوسرا اشعرخوانی کرتا ہے یا شعرخوانی کرنا چاہتا ہے ،تویہ قارئ قرآن کوہی خاموش کرادیتے ہیں یا اسے خاموش کرانے کی کوشش کرتے ہیں-اورایسا اسلئے ہوتا ہےکہ یہ لوگ شعروشاعری

اورنغمہ سرائی کی طرف قرآن کی نسبت زیادہ رغبت رکھتے ہیں-پس یہی سب باتیں دین کے ساتھ کھلواڑہیں،اگریہ باتیں مساجد سے باہرانجام دی جائیں توان سے روکنا ضروری ہوگا پھرجب یہ حرکات مساجد کے اندرہوتوپھراسکی شناعت کس قدربڑھ جاتی ہے،اسکا اندازہ لگایا جاسکتا ہے-

۱۱-عرس ومیلوں کی خواہشمند خواتین اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کولے کرحاضرہوجاتی ہیں جن کی وجہ سے مسجد کا آلودہ ہونا یا نجاست کے مسجد میں پڑنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں-

۱۲-اس شب بہت سی خواتین قبرستانوں کی طرف نکلتی ہیں جب کہ عورتوں کا مقابرکی زیارت شرعا ممنوع ہے- جب کہ ان میں سے بعض خواتین کے ساتھ ڈھول بھی ہوتے ہیں جنہیں وہ بجاتی رہتی ہیں ،جبکہ بعض دیگرخواتین مردوں کی موجودگی میں گاتی پھرتی ہیں، اوروہ بھی بے غیرتوں کی طرح انہیں تاڑتے رہتے ہیں اورایسا اسلئے ہوتا ہے کہ ان عورتوں میں قلت حیاء کی بیماری ہوتی ہے اوراس وجہ سے بھی کہ انہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہوتا ہے-

۱۳- بعض مرد حضرا ت بھی اس رات قبرستان کی زیارت کیلئے نکلتے ہیں وہ چراغاں کرتے ہیں ،جوقطعی طورپربدعت ہے،-(دیکھئے:تلبیس ابلیس لابن الجوزی ص ٤٢٩،المدخل لابن الحاج ۳۱۰/۱،احکام الجنائزللالبانی ص ۲۵۸،الإبداع فی مضارالابتداع لعلی محفوظ ص ۲۸۹،الأمرباتباع للسیوطی ص۱۷۷)-

١٤-قبرستانوں میں اختلاط مردوزن ،جب کہ عورتوں نے اپنے وجود سے حیاء اوروقارکی پردہ اٹھادیا ہو-

۱۵- قبرستانوں میں اسطرح کی حرکات مزید قباحت کا باعث ہیں جب کہ ان جگہوں پرخوف وفزع اورعبرت پکڑنے کا موقع ہوتا ہے- اورنیک عمل کرنے کا جذبہ پیداکرنے کی یہاں سے تحریک ملنی چاہئےتھی لیکن ہوتا اسکے

برعکس ہے-اوراسطرح کے مواقع کویہ لوگ فرحت وسروراورگناہوں کی محافل میں بدل دیتے ہیں-

۱۶- قبرستانوں میں ان امورکی انجام دہی سے مسلم اموات کی توہین ہوتی ہے-

۱۷-بعض لوگ قبروں پرچادریں چڑھاتے ہیں اوربعض نذرانے پیش کرتے ہیں ،میت کے سرہانے لکڑی کا ٹکڑاکھڑا کرتے ہیں اوراسے طرح طرح کے کپڑے پہناتے ہیں-

پس اگروہ میت کوئی بزرگ ہستی یا کوئی عالم ہوتویہ لوگ اسے اپنی مصیبتوں کی داستان سناکرفریاد رسی کرتے ہیں اوراس سے وسیلہ کے طلبگارہوتے ہیں،اوراگروہ اہل وعیال یا اقرباء میں سے ہوتواسکے ساتھ محوگفتگوہوجاتے ہیں اوراسکے مرنے کے بعد کے پیش آمدہ واقعات ومسائل اسے بیان کرتے ہیں – اوراگروہ دلہن یا دولہا ہوتواسے ایسا لباس پہناتے ہیں جووہ خوشی کے موقع پرپہنتے تھے- اوروہاں بیٹھکرآہ وفغاں ،گریہ زاری اوررورروکراپنا براحال کرتے ہیں اوران لوگوں کا اس لکڑی کے ٹکڑے کولباس پہنانا بہ ظاہر نصاری کے اس عمل سے مشابہت رکھتا ہے جواپنے بتوں اورتصویروں کولباس پہنواتے ہیں،اورجوکسی قسم کی مشابہت اختیارکرتا ہے وہ ان میں سے ہی ہوتا ہے-

۱۸-مساجد لغو اورباطل کلام کرنا اس طرح کی محافل میں عام سی چیزہے جوانتہائی برامنکرہے-

۱۹-مساجد کوپولیس چوکیوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اس حیثیت سے کہ اس طرح کی محافل میں حکمران،گورنر،وزراء،پولیس سربراہان شرکت کرتے ہیں داد فریاد بھی ہوتی ہے شوروغل بلند ہوتا ہے اس حیثیت سے مساجد عبادتگاہ کے بجائے پولیس چھاونی کا منظرپیش کرتی ہے-

۲۰-یہ لوگ اس طرح کی بدعات وخرافات انجام دینے کے بعد یہ اعتقادرکھتے ہیں کہ انہوں نے شعائراللہ کی تعظیم کی اوراس رات کی حرمت

کی پاسداری کی اوراس طرح کے اعمال کونیک گردانتے ہیں جب کہ یہ خالص شرکیات،بدعات وخرافات کا مجموعہ ہوتا ہے حقائق کومسخ کردیا جاتا ہے جنون کا نام خردپڑتا ہے اورخرد کا جنون ،عقیدت کے نام محبت کی پینگیں اورمحبت کے نام پرعشق بازی- یہی کچھ اس طرح کی محافل میں دیکھنے کوملتے ہیں اب توعشق کے ماروں کیلئے ملنے کی جگہیں یہی محافل اوراعراس ومیلے بنتے ہیں والعیاذباللہ-

۲۱-پندرہویں شعبان کی شب کی مخصوص دعاء معروف بدعات میں سے ہے یہ وہ دعاء ہے جسمیں یہ لوگ اللہ سے مانگتے ہیں کہ اشقیاء کا نام (ام الکتاب) میں اشقیاء کی لسٹ سے مٹادیا جائے- اوراس دعاء کی عبارت یہ ہے:"

اللهم يا ذالمن ولايمن عليه،يا ذالجلال والإكرام ،يا ذالطول والإنعام ،لا إله إلا أنت ظهراللاجئين،وجارالمستجيرين،وأمان الخائفين،اللهم إن كنت كتبتني عندك في أم الكتاب شقيا أومحروما أومطرودا أومقترا على في الرزق،فامح اللهم بفضلك شقاوتي وحرماني،وطردي وإقتار رزقي،وأثتبتني عندك في أم الكتاب سعيدا مرزوقا موفقا للخيرات ،فإنك قلت وقولك الحق في كتاب المنزل على لسان نبيك المرسل : (يمحوالله مايشاء ويثبت وعنده أم الكتاب) (الرعد ۳۹) " (دیکھئے :بدع القراء لمحمد موسى ص ۲۹ ،الإبداع فى مضارالابتداع ص ۱۵۳ ،ورسالة فى فضل ليلة النصف من شعبان لمحمد حسنين مخلوف ص ۳۲-۳۳)-

جبکہ شریعت میں اس دعاء کی کوئی اصل نہیں ہے اورنہ ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اورنہ ہی آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اورنہ ہی سلف صالحین سے اسطرح کی دعا اس شب میں پڑھنا ثابت ہے (دیکھئے:مجلة المنارللشيخ رشيد رضا۳/٦٦٧،والسنن والمبتدعات ص ۱٤۹ والابداع فى مضارالابتداع ص ۲۹۰)-

یہ لوگ اس دعاء کی قبولیت کے لئے سورہ یاسین کے پڑھنے کو،دعاء سے قبل دو رکعتیں پڑھنے کوشرط قراردیتےہیں ،سورۃ یاسین پھردورکعتیں اورپھریہ دعاء اس شب میں تین دفعہ مانگتے ہیں،پہلی دفعہ میں لمبی عمرکی

نیت کرتے ہیں،دوسری دفعہ میں مصیبتوں کے ٹالنے کی اورتیسری دفعہ میں لوگوں سے بے نیازی کی نیت کرتے ہیں،اوریہ گمان کرتے ہیں کہ یہ شعائردینیہ میں سے ہے اورپندرہویں شعبان کی شب کی خصوصیات میں سے ہے- حتی کہ وہ اسکا اہتمام فرائض وواجبات اورسنن سے زیادہ کرتے ہیں،پس آپ اس رات کے غروب کے وقت لوگوں کواس دعاء کے لئے دھکم پیل کرتے ہوئے گرتے پڑتے دیکھیں گے- جب کہ ان میں کتنے ہی تارک صلاۃ ہوتے ہیں اوریہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ دعاء ہرطرح کی کوتاہی کی تلافی کردے گی اورعمرمیں زیادتی ہوگی اوروہ لوگ اس دعاء کے فوت ہونے سے اپنے لئے بدفال لیتے ہیں -پس اس دعا کا اس طرح اس شب میں قائم کرنا اوراسے دین کا ایک شعارماننا دین میں بدترین بدعت ہے- جس سے احترازاورپرہیزانتہائی ضروری ہے-

ملاحظہ: یہاں کوئی یہ گمان نہ کرے کہ ہم دعا کے مخالف ہیں بلکہ دعا عبادت کی روح ہے اورشرعی طورپرہروقت مطلوب ہے لیکن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق، نہ کہ بدعتی طریقہ کے موافق، اللہ کا تقرب مسنون اعمال سے حاصل ہوسکتا ہے نہ کہ امورمبتدعہ سے- فافہم ولا تکن من القاصرین-

۲۲- اس شب کی خطرناک بدعات میں سے ایک بدعت یہ ہے کہ اس رات چراغاں کا زبردست اہتمام کیا جاتا ہے جگہ جگہ شمعیں جلانا ،قندیلیں روشن کرنا،برقی قمقموں پربے شماراسراف ان لوگوں کی دینی علوم سے بے خبری کی سب سے بڑی علامت ہے- یاد رہے کہ شمعیں جلانا اورقندیلیں روشن کرنا مجوسیوں سے مشابہت کے مترادف ہےکیونکہ وہی لوگ آگ اورروشنی کا اہتمام کرکے اسکی پوجا کرتے ہیں- (دیکھئے الباعث ص ۳۳- ۳٤ اورالبدع الحولیۃ ص ۳۰٤) جب کہ شعبان میں شمعیں جلانے اورقندیلیں روشن کرنے کا آغازسب سے پہلے برمکیوں نے کیا ہے- (دیکھئے الإبداع فی مضارالابتداع لعلی محفوظ ص ۲۷۳) برمکیوں میں سے خالد بن برمک بن جاماس بن یشتاسف نے اسکا آغازکیا ہے جبکہ خالد کا باپ برمک بلخ کے مجوسیوں میں سے

تھا.(تفصیل کے لئے دیکھئے:البدع الحولیۃ ص ٣٠٤ معجم البدع ص٣٠٠ اورالبدایہ والنہایہ لابن کثیر ١٠/٢١٥-٢٢٥ وغیرہ)-

٢٣- پندرہویں شعبان کی شب سورۃ یاسین کی قراءت کا التزام کرنا (دیکھئے بدع القراء لمحمد موسی ص ٢٩،السنن والمبتدعات للشقیری ص ١٤٤)-

یہ اوراسطرح کی بے شماربدعات وخرافات اوربے حیائی وبے شرمی کی بیشمار داستانیں اسطرح کی راتوں میں رقم کی جاتی ہیں جن کی وجہ سے اس دن یا شب یہ میلہ منعقد کرنے کی بدعت مزید قباحتوں ،شناعتوں اوربرائیوں کا باعث بن جاتی ہے-

لہذا مسلمانان عالم کواس برے مفاسد کومد نظررکھتے ہوئے فوراَ اسے بیشتراسطرح کی بدعات ورسومات بد سے توبہ کرکے توحید وسنت کے گلستان میں واپس آنا چاہئے تاکہ قیامت کے روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے حوض کوثرکے جام نصیب ہوسکیں اورانکی شفاعت کی امید رکھی جائے اوریہ سب تبھی ممکن ہے ،جب ایک انسان مکمل طورپرآپکی سنت کا پابند ہو-

اللہ سے دعا ہے کہ ہم سب کوقرآن وسنت کی توفیق ارزانی نصیب فرمائے - اورامت مسلمہ کی فتح ونصرت سے سرفرازکرے- آمین.

****